انوارِ قمریہ
(حصہ دوم)
ملفوظات
شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ
تالیف
مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ
مفتی دارالافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف
بزم دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ
پنجاب کالونی کراچی فون فیکس

(حصہ دوم)

ملفوظات

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تالیف

مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ
مفتی دار الافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف

دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ
پنجاب کالونی کراچی فون نمبر: ۵۳۶۶۷۹۳ - ۵۳۶۶۸۸۴ فیکس ۵۸۳۰۸۳۶

جہاں میں اہل ایماں صورتِ خورشید پھرتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

نام کتاب .... انوارِ قمریہ (حصہ دوم)

مؤلف .... مولانا حافظ قاری غلام احمد سیالوی

ناشر .... دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی

باہتمام .... سید ابو الحسن شاہ منظور ہمدانی

کمپوزنگ .... حافظ محمد عابد سعید (فون: 5082601)

ایڈیشن .... اول۔ مارچ ۲۰۰۳ء

ہدیہ .... ۱۶۰ روپے

ملنے کے پتے

دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، خیابانِ جامی، کراچی
دار العلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، سرگودھا

جب مکمل مناظرہ کی تیاری ہوگئی تو فقیر (حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ) خطبۂ استقبالیہ کے لئے کھڑا ہوا تو خطبہ میں سورۃ الفاتحہ تلاوت کر کے بتایا کہ یہ سورۃ بطور خطبہ بھی میں نے پڑھی ہے اور اپنے دعوے کے ثبوت میں بھی یہی پیش کرتا ہوں کہ بیس رکعت تراویح کا ثبوت اسی سورۃ فاتحہ سے دوں گا۔ یہ سن کر ہمارے علماء کرام ذرا سہم گئے کہ سورۃ فاتحہ سے یہ ثبوت کس طرح دیں گے اور مخالف بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوتے نظر آئے۔ گویا مذاق کر رہے تھے، بہرحال میں نے بیان جاری رکھا جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ یہ سورۃ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نماز کی ہر رکعت میں نمازی کو پڑھنے کے لئے بخشی ہے جس میں نمازی پہلے اللہ رب العزت کی حمد وثناء کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ، اسی کی رہنمائی فرما۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ اب دیکھیں منعم علیہم ہستیاں کون ہیں، جن کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے ہم بارگاہِ رب العزت میں اس کی حمد وثناء خالقیت، ربوبیت، مالکیت کا اقرار کرتے ہوئے اسی بارگاہِ صمدیت سے طلب کرتے ہیں۔ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں وہ صدیق حضرات اور شہدائے کرام ہیں، وہ صالحین صاحبان ہیں جن کی ہم نشینی ومعیت سعادت دارین کا سبب ہے جیسا کہ فرمانِ اقدس سے واضح ہے۔

انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء
والصالحین ط و حسن اولٰئک رفیقاo

نیز دیکھو محبوب کبریا ﷺ کی ذات بابرکات اصحابِ ثلاثہ سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ تینوں کے ساتھ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے پہاڑ کانپتا ہے تو آپ ﷺ اپنے پاؤں مبارک کی ٹھوکر سے اسے جلال میں فرماتے ہیں:

اسکن احد فانہ علیک نبی و صدیق و شھیدان

اے احد سکون سے رہ کیونکہ یقیناً تجھ پر ایک نبی ہے اور صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

یہ احد پہاڑ ہی کو معلوم ہو گا کہ وجد میں آ کر کانپتا تھا یا ان ہستیوں کے آداب میں کوتاہی کی وجہ سے یا اسے کوئی اور گھبراہٹ ہوئی تھی، بہرحال اسے آرام دینے کے لئے آگاہ فرما دیا۔ منعم علیہم حضرات تیرے اوپر ہیں تجھے کانپنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس فرمان سے ظاہر ہے کہ سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ ہر دو کے شہید ہونے کی خوشخبری حضور اقدس ﷺ نے پہلے ہی فرما دی۔ اب اھدنا الصراط المستقیم والی دعا کی طرف غور کریں کہ صراط الذین انعمت علیهم میں ان ہی حضرات کی اطاعت ہے یا نہیں؟

میں تھوڑی سی دیر میں فرض کرتا ہوں نمازِ تراویح سیدنا عمر فاروقؓ کی بیس رکعتیں قائم کردہ ہیں جو یقیناً وحتماً شہید ہیں اور صالح ہونے کے لحاظ سے بھی منعم علیہ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعام ہیں جن کی اطاعت و پیروی ہم نماز میں بارگاہ رب العزت سے طلب کرتے ہیں۔ تو بیس رکعت نماز تراویح پر قائم رہنے کے لئے جب اللہ تعالیٰ سے مانگیں پھر ان کے پڑھنے اور ادا کرنے کا انکار کیوں کر کیا جا سکتا ہے؟ ہمیں تو یہ ارشاد ہے کہ امام مانگتا رہے تم آمین کہہ دو اور تم لوگ جو غیر مقلدوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہو، اس کی ابتداء میں بھی خود بخود مانگتے ہو اپنے امام کی اس دعا پر تمہیں نہ اعتبار ہوتا ہے نہ تم صبر کر سکتے ہو تو بعینہٖ سیدنا عمر فاروق کی اطاعت کرنے کا اقرار و اصرار اللہ تعالیٰ سے مانگ کر پھر عملی طور پر اس کا انکار کرنا غیر مقلد لوگو تمہارا کام ہے، اس کا نام اطاعت نہیں بلکہ نافرمانی ہے۔ یہ سن کر ہمارے علماء کے چہرے خوش نظر آنے لگے لیکن مخالف معاند مرجھا گئے کیونکہ جب انہیں بتایا گیا کہ ہم تو فرمان باری تعالیٰ کی اطاعت میں امام کی قرأت کو خاموش ہو کر سنتے ہیں جیسا کہ ارشاد اطہر ہے:

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(جب قرآنِ پاک پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش ہو جاؤ

تا کہ رحم کئے جاؤ)

جیسا کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

قراة الامام له قراة

امام کی قرأت مقتدی کی قرأت

لیکن اے غیر مقلدو! تم لوگ قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہو، امام کی سورۃ فاتحہ پر اعتبار نہ کرتے ہوئے خود بھی اس کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہو اور پھر امام کی قرأت کو بھی صحیح تسلیم کر کے آمین بالجہر کرتے ہو جس میں منعم علیہم ہستیوں کی اطاعت زبانی حاصل کرنے کا اللہ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہو۔ لیکن عملی طور پر ان ہستیوں کی مخالفت کرتے ہوئے جو بیس تراویح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قائم کردہ بیس تراویح ان کی سنت متواترہ کے منکر ہو۔ جس کی اطاعت میں نبی کریم ﷺ کا روشن اور جگمگاتا ہوا فرمان واضح ہے:

علیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدین المهدین تمسکوا

بها و عضوا علیها بالنواجذ

تم پر پر لازم ہے کہ میری سنت کو اپناؤ اور خلفائے راشدین مہدیین کی

سنت کو مضبوطی سے پکڑو اسے اپنی داڑوں سے مضبوط تھام لو۔

اب بتاؤ منکرین سنت کہ بیس تراویح، کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرامؓ اور اجماع امت کے تواتر اور توارث کا انکار مسلمانوں کے شایانِ شان ہے؟ یہ سن کر بجائے جواب دینے کے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے ایسے نظر آئے جیسے بھاگنے کو تیار ہیں۔ ہماری جانب سے جب تحسین اور واہ واہ کی آوازیں بلند ہوئیں تو ایک ایک کر کے معاندین میدان چھوڑ گئے۔